بروز سوموار مورخہ 16اپریل/2018ء بوقت شام 4:00 بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی۔

ترتیب کارروائی۔

1۔ **تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔**

2۔ **وقفہ سوالات۔**

(علیحدہ فہرست میں مندرج محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات دریافت اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے)۔

3۔ **توجہ دلاؤ نوٹس۔**

علیحدہ فہرست میں مندرج توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوالات دریافت اور ان کے زبانی جوابات دیئے جائیں گے۔

4۔ **سرکاری کارروائی**

I) **مشترکہ مذمتی قرارداد منجانب:۔ میر سرفراز احمد بگٹی، جناب طاہر محمود خان صوبائی وزراء، ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، جناب رحمت صالح بلوچ، حاجی محمد اسلام بلوچ اور ولیم جان برکت اراکین اسمبلی۔**

یہ ایوان گزشتہ روز مورخہ 15اپریل 2018ء کو جسٹس اعجاز الحسن کے گھر پر فائرنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس طرح کے بزدلانہ فعل سے صوبہ کے عوام اور پورے ملک میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے نیز اس طرح کے اُوچھے ہتھکنڈوں سے ملک کی اعلیٰ عدلیہ کو انصاف کی فراہمی سے کوئی بھی روک نہیں سکتا ہے۔

لہذا یہ ایوان اس طرح کے بزدلانہ اور اُوچھے ہتھکنڈوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی وفاقی حکومت سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی بہیمانہ نوعیت کی تمام کارروائیوں میں ملوث مجرموں کی گرفتاری کو یقینی بنائے۔

II) **مشترکہ قرارداد نمبر 118 منجانب:۔ میر سرفراز احمد بگٹی، میر محمد عاصم کرد گیلو، جناب طاہر محمود خان، میر عبدالماجد ابڑو، جناب پرنس احمد علی، سید محمد رضا، صوبائی وزراء، جناب عبدالرحیم زیارتوال قائد حزب اختلاف آغا سید لیاقت علی، جناب عبیداللہ جان بابت جناب نصر اللہ خان زیرے، سردار غلام مصطفیٰ خان ترین، سردار رضا محمد بڑیچ، میر جان محمد خان جمالی، مولانا عبدالواسع سردار عبدالرحمٰن کھیتران، جناب فتح محمد بلیدی، انجینئر زمرک خان اچکزئی، میر مجیب الرحمٰن محمد حسنی، حاجی محمد اسلام، میر اظہار حسین خان کھوسہ، حاجی محمد خان لہڑی، جناب ولیم جان برکت، محترمہ یاسمین لہڑی ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ، محترمہ ثمینہ خان، محترمہ کشور احمد جتک، محترمہ عارفہ صدیق، محترمہ سپوژمئی اچکزئی محترمہ معصومہ حیات، محترمہ شاہدہ روف، محترمہ حسن بانو رخشانی اور محترمہ ابینۃ عرفان اراکین اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ حکومت بلوچستان کے معاشی حالات پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں انتہائی کمزور ہیں۔ لوگوں کی معیشت کا دارومدار زیادہ تر زراعت پر منحصر ہے۔ بلوچستان کے کل 32اضلاع میں سے صرف 4اضلاع میں نہری پانی موجود ہے۔ جب کہ دیگر کم وبیش 25اضلاع میں زراعت کا دارومدار ٹیوب ویلوں پر ہے۔ بجلی کی کمی کا سلسلہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ نیز بارشوں کی کمی کی وجہ سے مسائل میں کئی گناء اضافہ ہوا ہے۔ ہمارے زمیندار / کاشتکار انتہائی مشکل حالات میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حکومت بلوچستان نے سال 2001ء سے زرعی آمدن پر انکم ٹیکس لگا دیا ہے۔ جو 80ہزار روپے سے زیادہ آمدن والے کاشتکاروں پر لاگو ہوتا ہے۔ جبکہ 3لاکھ سے زیادہ آمدن والے کاشتکار پر 15% ٹیکس لگتا ہے۔ جو کہ انتہائی زیادہ ہے۔ اور ہمارے کاشتکار اس کی ادائیگی کے قابل نہیں حکومت بلوچستان کے واجبات دن بدن کاشتکاروں کے ذمے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں کاشتکاروں میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے۔ نیز حکومت نے جب بھی زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کیلئے سختی شروع کی تو کاشتکاروں کیلئے ادائیگی کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ اور پھر زمیندار مجبوراً احتجاج کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ہڑتالوں پر نکلیں گے جسکی وجہ سے حالات خرابی کی طرف جا سکتے ہیں۔ مزید برآں یہ وقت کاشتکاروں کو سہولت فراہم کرنے کا ہے نہ کہ ان سے ٹیکس وصول کرنے کا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان ٹیکسوں کے علاوہ زمینداروں سے آبیانہ وعشر پہلے ہی وصول کیا جا رہا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ان ٹیکسوں کے علاوہ زرعی آمدن ٹیکس 2001ء کو فوری طور پر واپس لے اور تمام زمینداروں کے واجبات کو معاف کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ زمینداروں کی مشکلات کا سدباب ممکن ہو سکے۔

5۔ **ایوان کی کارروائی**

نابالغ بچہ کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017 (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017) کا پیش کیا جانا۔

I) وزیر محکمہ سماجی بہبود تحریک پیش کریں گے کہ "نابالغ بچہ کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017)" کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

II) وزیر محکمہ سماجی بہبود تحریک پیش کریں گے کہ "نابالغ بچہ کا امتناع شادی کا مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2017ء)" کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

کوئٹہ **سیکرٹری**

مورخہ 16 اپریل 2018ء **بلوچستان صوبائی اسمبلی**